# الِاسْتِسْقَاءُ[1]

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ،
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ،
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ،
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْبِلَادَ بِغَيْثِهِ، وَيَعُمُّ الْخَلْقَ بِرِزْقِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا * وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾[2].

میرے مؤمن بھائیو! اپنے رب سے بارش کی دعا کرنے والو! یقیناً استسقاء کا اہتمام کرنا ایک عظیم عبادت ہے اور بارش کی دعا کرنا ایک مبارک سنت ہے۔ جس کے ذریعے ہم اپنے رب کے سامنے اپنی بے کسی کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی محتاجی کا اعتراف کرتے ہیں۔ آخر ہم بھی تو اس کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اس کے بندوں میں شامل ہیں۔ ہم اس کے حضور عاجزی اور گریہ وزاری والے دل کے ساتھ حاضر ہیں، ہم بارش کی دعا سے پہلے استغفار کرتے ہیں اور گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، استسقاء میں یہی نبی کریم ﷺ کی تعلیم ہے اور یہی انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے۔

چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا *

﴿يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾[3] اپنے رب سے معافی مانگو، یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا ہے ٭ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا

باران رحمت کی دعا کرنے والو! استغفار کا مطلب ہے: اللہ تعالی سے گناہوں کو مٹانے کی دعا کرنا اور عیوب پر پردہ پوشی کی التجا کرنا [4] چنانچہ جب ہم استغفار کرتے ہیں تو گویا یوں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری لغزشوں سے درگزر فرما، اور جو خطائیں ہم سے سرزد ہوئی ہیں ان پر ہمارا مؤاخذہ نہ فرما، کیونکہ ہم تیرے عفو وکرم کے محتاج ہیں اور تیری معافی اور درگزر سے کسی صورت بے نیاز نہیں۔

لہذا میرے دوستو! استغفار کی اہمیت کو سمجھیے اور اس کے معنی کا استحضار رکھیے، کیونکہ یہی بھلائیوں کی کلید اور نیکی کا دروازہ ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب بارش کی دعا کے لیے نکلتے تھے تو بکثرت استغفار کرتے تھے[5]، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو فقط استغفار پر اکتفا کیا اور برابر مغفرت طلب کرتے رہے[6] کیونکہ حضرت عمر کو رضی اللہ عنہ بخوبی علم تھا کہ خوف وخشیت سے معمور دل، خیر وبرکت کی کلید ہے اور توبہ واستغفار کرنے والی زبان رحمت الٰہی کے دروازے کھول دیتی ہے اسی طرح انہیں پختہ یقین تھا کہ جو بارش گناہوں کی وجہ سے رکی ہوئی ہے وہ توبہ واستغفار کے ذریعے جاری ہو سکتی ہے اور اللہ کی رحمت عام ہو سکتی ہے

میرے بھائیو! ہم بھی نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق استسقاء کیلئے حاضر ہیں اور انبیاء وصالحین کے طریقے پر عمل پیرا ہیں؛ ہم بارش کی دعا بھی کرتے ہیں اور اپنے گناہوں پر استغفار بھی کرتے ہیں

سردی کا موسم آچکا ہے، اور بارانِ رحمت کی ضرورت درپیش ہے لہٰذا ہم بندگی اور عاجزی کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہیں اور اپنے رب سے بارش کی دعا کرتے ہیں، ہم ہر حال میں اسے پکارتے ہیں، اور اپنے خطبوں اور نمازوں میں اس کے حضور اپنے ہاتھ پھلاتے ہیں، بارانِ رحمت اور فضل وکرم کے امیدوار ہیں۔ کیونکہ تمام تر بھلائی اسی کے پاس ہے، اور جس نے بھی باری تعالی سے امید وابستہ کی وہ کبھی نامراد نہیں ہوا

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ،
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ،
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُغِيثِ الْمُسْتَغِيثِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:**

بارش کی دعا کرنے والو! جب لوگوں نے ہمارے محبوب ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے قحط سالی کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے اپنے رب کے حضور اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی اور عاجزی کے ساتھ بارش طلب کی[7] اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت پر ہم بھی عمل پیرا ہیں، اور صدرِ مملکت کی ہدایت پر لبیک کہتے ہوئے استسقاء کیلئے حاضر ہیں، ہم عاجزی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہیں پورے طور پر اس کی طرف متوجہ ہیں، نیک فالی کے طور پر اپنی چادروں کو پلٹتے ہیں، اور اپنے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہیں[8] یا اللہ! اے نہایت رحم کرنے والے، اے عظمت و کبریائی والے، اے حلیم، اے کریم! اے وہ ذات جس کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے، اے وہ ذات جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں! ہم تیرے سامنے تیرے فضل و کرم کا اعتراف کرتے ہوئے اور تیری رحمت و عنایت کی امید رکھتے ہوئے تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں اپنے فیضِ عطا سے مالا مال کر دے، اپنی نعمتوں اور عطاؤں سے نواز دے اور بارانِ رحمت سے ہمیں سیراب فرما دے۔

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ، اللَّهُمَّ اسْقِنَا

الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ، وَأَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ، وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَ أَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا، وَ انْشُرْ رَحْمَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ، وَأَسْبِغْ نِعَمَكَ عَلَى عِبَادِكَ، اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الرَّخَاءَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَاحْفَظْهَا بِحِفْظِكَ، وَأَدِمْ عَلَيْهَا فَضْلَكَ.

وَوَفِّقْ رَئِيسَ دَوْلَتِنَا الشّيخ محمد بن زايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ.

وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ،

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

# كيفية صلاة الاستسقاء

## (خاص بالإمام ولا تلقى في الخطبة)

**موعدها: الساعة: 12:15 ظهرا.**

**صفتها:** أن يخرج الناس إلى المصلى أو المساجد بخشوع وتذلل إلى الله سبحانه، مصطحبين معهم أولادهم، وإذا وصلوا للمصلى صلى بهم الإمام ركعتين، ويستحب أن يقرأ فيهما جهرا بسورة الأعلى بعد الفاتحة في الركعة الأولى، وفي الثانية بسورة والشمس وضحاها بعد الفاتحة، ثم يتشهد الإمام ويسلم، فإذا اطمأن الناس في الجلوس بعد السلام قام الإمام متوكئًا على عصا، فيخطب بالأرض خطبتين "بمعنى لا يرقى على المنبر ولكن على الأرض واقفا"، وذلك للمبالغة في التواضع إلى الله سبحانه وتعالى، ففي الموطأ: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ صَلاَةِ الاِسْتِسْقَاءِ كَمْ هِيَ؟ فَقَالَ: رَكْعَتَانِ، يَبْدَأُ الإِمَامُ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَائِماً، وَيَدْعُو وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَيُحَوِّلُ رِدَاءَهُ حِينَ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ[9]، وَيَجْهَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَإِذَا حَوَّلَ رِدَاءَهُ جَعَلَ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، وَالَّذِي عَلَى شِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ، وَيُحَوِّلُ النَّاسُ أَرْدِيَتَهُمْ إِذَا حَوَّلَ الإِمَامُ رِدَاءَهُ وَيَسْتَقْبِلُونَ الْقِبْلَةَ وَهُمْ قُعُودٌ .

(1) تبدأ في تمام الساعة 12:15 ظهرا.
(2) الطلاق: 2-3.
(3) نوح: 10- 11.
(4) تفسير ابن رجب الحنبلي (1/ 149).
(5) خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بنُ يَزِيدَ الأَنْصارِيُّ، وَخَرَجَ مَعَهُ البَرَاءُ بنُ عازِبٍ وَزَيْدُ بنُ أَرْقَمَ رضي الله عنهم، فاسْتَسْقَى، فَقامَ بِهِمْ على رِجْلَيْهِ على غَيْرِ مِنْبَرٍ، فاسْتَغْفَرَ. البخاري:1022.
(6) مصنف ابن أبي شيبة: 29486.

(7) متفق عليه.
(8) هنا يتجه الإمام إلى القبلة.
(9) كيفية تحويل الرداء: أن يأخذ الشخص طرف الرداء الذي على عاتقه الأيسر بيده اليمنى فيجعله على عاتقه الأيمن، ويأخذ بيده اليسرى طرف الرداء الذي على عاتقه الأيمن فيحوله للجهة اليسرى، ثم يبدأ في الدعاء.